Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی تشویشناک علالت

احباب خصوصیت کے ساتھ دعائیں فرمائیں

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے مدظلہ العالی بذریعہ تار ربوہ سے مطلع فرماتے ہیں:۔

"حضرت اماں جان بدستور کمزور ہیں اور لگاتار بخار کی وجہ سے آپ کی حالت تشویشناک ہے"!

احباب جماعت اجتماعی اور انفرادی طور پر درد دل سے التزاماً دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس بابرکت اور مقدس وجود کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

مشرقی بنگال اور مغربی بنگال کے درمیان پرمٹ سسٹم جاری کر دیا جائیگا

کراچی ۲۶ مارچ۔ الحاج خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم پاکستان نے پارلیمنٹ میں اعلان کیا ہے کہ انہیں جنوبی افریقہ کے پاکستانی اور ہندوستانی نسل کے لوگوں کی شکایات سے پوری پوری ہمدردی ہے۔ آپ نے کہا کہ مالان گورنمنٹ انسانیت سوز برتاؤ کر رہی ہے۔ مجھے توقع ہے کہ اقوام متحدہ اپنے فرض کو سمجھتے ہوئے کوئی مؤثر قدم اٹھائے گی۔

وزیر امور داخلہ میاں مشتاق احمد گورمانی نے بحث کا جواب دیتے ہوئے اعلان کیا کہ حکومت پاکستان مشرقی بنگال اور مغربی بنگال کے درمیان پرمٹ سسٹم جاری کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے کیونکہ پاکستان میں عموماً اور مشرقی پاکستان میں خصوصاً کمیونسٹوں کی سرگرمیاں خطرناک رنگ اختیار کر رہی ہیں۔

اخوان المسلمین مصری تنازعات میں حصہ نہیں لیگی

قاہرہ ۲۶ مارچ مصر کی مشہور پارٹی اخوان المسلمین نے فیصلہ کیا ہے کہ پارلیمنٹ کے انتخابات میں حصہ نہ لیا جائے۔ سعد پارٹی اور لبرل پارٹی نے مشترکہ اجلاس میں انتخابات پر عائد شدہ ان پابندیوں کے خلاف احتجاج کیا ہے جو موجودہ وزیر اعظم ہلالی پاشا نے عائد کر دی ہیں۔ ان پارٹیوں نے ابھی یہ فیصلہ نہیں کیا کہ انتخابات میں حصہ لیا جائے یا مقاطعہ کر دیا جائے۔

مصنوعی بارش برسانے کا تجربہ

کوئٹہ ۲۶ مارچ۔ بلوچستان میں مصنوعی بارش برسانے کے لئے ابتدائی سروے کیا جا چکا ہے عنقریب اس سلسلے میں ایک عملی تجربہ کیا جائے گا۔

فرانسیسی حکام نے تیونس کے وزیر اعظم اور ان کے تین رفقا کو گرفتار کر لیا

ملک میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا

ٹیونس ۲۶ مارچ۔ آج صبح تیونس کے وزیر اعظم اور ان کی کابینہ کے تین اور ارکان کو فرانسیسی حکام نے گرفتار کر لیا۔ ملک میں مارشل لاء نافذ کر کے پولیس کے تمام اختیارات فرانسیسی فوج کو دیدیئے گئے ہیں۔ ملک کے تمام شہروں میں ۹ بجے رات سے ۵ بجے صبح تک کے لئے کرفیو بھی نافذ کر دیا گیا ہے۔ دستور پارٹی کے جو تین لیڈر پہلے سے نظر بند ہیں۔ انہیں کسی اور جگہ بھیج دیا گیا ہے۔ مختلف مقامات پر ملک کے متعدد دیگر راہنماؤں کی گرفتاری کی بھی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ ملک کے طول و عرض میں مسلمانوں نے مکمل ہڑتال کر دی ہے

فرانسیسی ریذیڈنٹ جنرل نے ایک نشری تقریر میں کارروائی کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ تیونس کے وزیر اعظم فرانس کے خلاف اقوام متحدہ میں شکایت کرنے کی کارروائی میں سرگرم حصہ لے رہے تھے چنانچہ انہوں نے اپنے دو رفقاء کو اقوام متحدہ میں بھیجنے کا بھی فیصلہ کیا تھا۔ چونکہ یہ کارروائی ملک کے لئے نقصان دہ تھی۔ اس لئے انہیں عارضی طور پر گرفتار کر لیا گیا ہے۔ تاکہ ان کی پالیسی کارگر نہ ہوسکے۔

ریذیڈنٹ جنرل نے اپنی تقریر میں کہا اگر تخریب پسند عناصر نے مار دھاڑ کی پالیسی پر عمل کرنا چاہا۔ تو اسے سختی سے دبا دیا جائیگا۔ اسی غرض سے مارشل لاء نافذ کر کے تمام اختیارات فوج کو سونپ دیئے گئے ہیں

باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ فرانس نے تیونس کے بے سے کابینہ کو توڑ دینے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ موجودہ وزارت کی موجودگی میں گفتگو سے مصالحت نہیں ہوسکتی۔ چونکہ بے نے اس مطالبہ کو ماننے سے انکار کر دیا تھا اس لئے فرانسیسی حکام نے یہ کارروائی کی ہے۔ بعد کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ گرفتار شدہ وزرا کو فوجی ہوائی جہاز کے ذریعہ کسی نامعلوم مقام پر بھیج دیا گیا ہے۔

- بن غازی۔ لیبیا کی پارلیمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ ملک میں اسلامی شریعت اور مصری قانون کو ملحوظ رکھ کر نیا آئین بنایا جائے۔

حیدرآباد (سندھ) میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی بصیرت افروز تقریر

برادر شمل انجمن احمدیہ سندھ کے سیکرٹری صاحب تبلیغ بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں:۔

مورخہ ۲۵ مارچ کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بمقام حیدرآباد "اتحاد المسلمین" کے موضوع پر ایک نہایت مبسوط اور بصیرت افروز تقریر فرمائی جو ازحد دلچسپی سے سنی گئی۔ ہال سامعین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ ہال سے ملحقہ میدان بھی لوگوں سے پُر تھے۔ جو آلہ نشر الصوت کے ذریعہ حضور کی تقریر سنتے رہے۔ الحمد للہ

مختصرات

- کراچی وزیر خوراک پیرزادہ عبد الستار نے بتایا ہے کہ حکومت نے صوبوں اور ریاستوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ داخلی ضروریات اور ہنگامی صورت حالات کے لئے گندم کا ذخیرہ محفوظ کرنے کی کوشش کریں۔

- کولمبو ڈاکٹر سلانائکے نے جو متوفی وزیر اعظم لنکا کے صاحبزادے ہیں وزارت عظمیٰ کا عہدہ قبول کرنے پر رضامندی کا اظہار کیا ہے۔ آپ

مشرقی اور مغربی پاکستان میں ڈاک کی ترسیل

کراچی ۲۶ مارچ معلوم ہوا ہے کہ آئندہ جنگل سے مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان ہوائی جہاز کے ذریعہ ڈاک اور منی آرڈروں وغیرہ کی ترسیل شروع کر دی جائے گی۔ اور بحری جہاز کے ذریعہ ڈاک کی آمد و رفت بند ہو جائے گی۔ [illegible] دونوں حصوں [illegible] رہا ہے۔

اپنے والدین دوران میں وزیر رہ چکے ہیں۔

- کراچی پارلیمنٹ میں وزیر اطلاعات نے بتایا کہ برازیل ہالینڈ بلجیم۔ اٹلی اور مشرقی افریقہ میں پاکستان کے متعلق اطلاعات اور معلومات بہم پہنچانے کے مراکز قائم کئے جا رہے ہیں۔

- کراچی۔ معلوم ہوا ہے کہ مہاجرین کو بسانے کے لئے پنجاب میں ۱۳ بہاولپور میں ۲ مشرقی بنگال میں ایک اور سندھ میں تین نئے شہر بسائے جا رہے ہیں

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۲۰ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

سندھ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

۱۷ مارچ سے ۲۲ مارچ ۱۹۵۲ء تک کی مختصر ڈائری

مرتبہ۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

محمد آباد سٹیٹ ۱۷ مارچ ۱۹۵۲ء۔ نو بجے کے قریب حضور دفتر میں تشریف لائے اور ۱۲½ بجے تک دفتر میں جلوہ افروز رہے۔ ایم۔ این سنڈیکیٹ کی طرف سے محمود آباد سٹیٹ کا آئندہ سال کا بجٹ پیش کیا گیا۔ عصر کی نماز کے بعد حضور دفتر میں دوبارہ تشریف لائے۔ اور غروب آفتاب تک دفتر میں تشریف فرما رہے اس موقعہ پر احمدیہ سنڈیکیٹ کی طرف سے محمد آباد اسٹیٹ کا آئندہ سال کا بجٹ پیش کیا گیا۔

۱۸ مارچ۔ ۸ بجے صبح کے قریب حضور دفتر میں تشریف لائے۔ حضور نے دو دوستوں کو شرف ملاقات بخشا۔ اس کے بعد احمد آباد اسٹیٹ اور نور نگر اسٹیٹ کے آئندہ سال کے بجٹ پیش کئے گئے۔ حضور بارہ بجے تک دفتر میں تشریف فرما رہے۔

عصر کے بعد حضور سیر کے لئے ڈھورے پر جو ناصر آباد اسٹیٹ سے ½ میل کے فاصلہ پر ہے تشریف لے گئے۔ ناشتہ کا انتظام بھی ڈھورے پر کیا گیا تھا۔ حضور غروب آفتاب کے بعد واپس تشریف لائے۔

۱۹ مارچ۔ حضور نے نو بجے صبح ٹریکٹر اور مشینری سے متعلق عملہ کی ایک میٹنگ بلائی۔ میٹنگ ۱۱ بجے تک جاری رہی۔ اس میٹنگ میں جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل الزراعت تحریک جدید نے بھی شرکت فرمائی۔

عصر کے بعد ایک دوست حضور کی دستی بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ پانچ بجے کے قریب حضور باغ میں تشریف لے گئے اور غروب آفتاب کے بعد واپس تشریف لائے۔ مغرب کی نماز کے بعد حضور نے دو معزز غیر احمدی دوستوں کو شرف ملاقات بخشا۔

۲۰ مارچ۔ حضور نے ۸ بجے صبح احمدیہ سنڈیکیٹ اور ایم این سنڈیکیٹ کے مرکزی عملہ کی ایک میٹنگ بلائی۔ میٹنگ ۱۲ بجے تک جاری رہی۔ حضور نے عملہ کو متعدد دفتری امور کے متعلق ہدایات دیں۔ نماز عصر کے بعد حضور سیر کے لئے باغ میں تشریف لے گئے۔ اور غروب آفتاب کے بعد واپس تشریف لائے۔

۲۱ مارچ۔ حضور نے ۸ بجے صبح مکرم شیخ نور الحق صاحب انچارج ایم۔ این سنڈیکیٹ کو بلا کر انہیں ڈیڑھ گھنٹہ تک بعض دفتری امور کے متعلق ہدایات دیں۔

اپنے پیارے امام کی اقتدا میں جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لئے جماعت ہائے احمدیہ کنری۔ نسیم آباد۔ نبی سر روڈ۔ محمود آباد سٹیٹ۔ بشیر آباد اسٹیٹ ٹنڈو اللہ یار۔ محمد آباد اسٹیٹ۔ احمد آباد اسٹیٹ۔ نور نگر اسٹیٹ کریم نگر اسٹیٹ۔ اسحٰق نگر۔ صادق پور۔ لطیف نگر اسٹیٹ۔ برہان نگر۔ نصرت آباد اسٹیٹ۔ نو کوٹ۔ ڈگری اور کوٹ احمدیاں کے دوست کثیر تعداد میں ناصر آباد اسٹیٹ تشریف لائے۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے جماعت کو اپنے اندر اخلاق فاضلہ پیدا کرنے اور اپنی زندگیوں کو صحیح اسلامی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی طرف توجہ دلائی۔

جمعہ کی نماز کے بعد مسجد میں جلسہ تقسیم انعامات منعقد ہوا۔ حضور نے احمدیہ اسٹیٹس اور ایم۔ این سنڈیکیٹ کے چار منیجروں اور تیرہ منشیوں میں جن کے حلقہ کی پیداوار (خریف) کی اوسط ۸ من فی ایکڑ سے زیادہ رہی۔ ایک ہزار دو سو چھتیس روپے کے انعامات تقسیم فرمائے۔ اسی طرح ۱۳ مزارعین میں جن کی اوسط پیداوار (خریف) بارہ من فی ایکڑ سے زیادہ تھی ۱۴۳۵ روپے کی رقم تقسیم کی گئی۔ تمام انعام پانے والوں کو نقد انعام کے علاوہ سٹیٹ کی طرف سے اسناد خوشنودی بھی دی گئیں۔

محمود آباد اسٹیٹ کے منشی عنایت اللہ صاحب کو چوروں کا بہادری سے مقابلہ کرنے پر ۵۰ روپے کا خاص انعام دیا گیا۔ اور خوشنودی کی سند دی گئی۔

تقسیم انعامات سے قبل حضور نے ایک تقریر فرمائی۔ اور بتایا کہ یہ انعامات اس وجہ سے نہیں دیئے جا رہے کہ ان کارکنوں کا کام واقعی انعام کے قابل تھا۔ ہماری اسٹیٹس کی اوسط پیداوار موجودہ اوسط پیداوار سے زیادہ ہوتی رہی ہے۔ لیکن چونکہ اس سال پہلے چند سالوں کی نسبت زیادہ محنت کی گئی ہے۔ اوسط پیداوار پہلے گر گئی تھی۔ لیکن اس سال پھر ترقی کی طرف گئی ہے۔ اسی طرح زمین کی تیاری میں بھی محنت سے کام لیا گیا ہے۔ اس لئے اچھا کام کرنے والے کارکنوں کا حوصلہ بڑھانے اور انہیں آئندہ بھی محنت سے کام کرنے کی ترغیب دلانے کے لئے انعامات تقسیم کئے گئے ہیں۔

حضور نے مرکزی دفاتر کو آئندہ تقسیم انعامات کے متعلق قواعد مرتب کرنے کی ہدایت فرمائی اور فرمایا کہ قواعد میں زمین کی حالت۔ محنت اور افسران سے تعاون وغیرہ سب امور کا لحاظ رکھا جائے۔ تا کسی کارکن کو تقسیم انعامات کے سلسلہ میں شکایت پیدا نہ ہو۔

عصر کی نماز کے بعد حضور نے ایک میٹنگ بلائی جس میں جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل الزراعت تحریک جدید کے علاوہ مرکزی عہدہ داران اسٹیٹس کے منیجروں اور اکاؤنٹنٹوں نے شرکت کی۔ میٹنگ غروب آفتاب تک جاری رہی۔

۲۲ مارچ۔ حضور نے ½۷ بجے صبح مقامی اور مرکزی عہدہ داروں منیجروں اور اکاؤنٹنٹوں کی ایک میٹنگ بلائی اور ایک بجے رات تک ان کے کام کے متعلق قیمتی ہدایات دیں۔ میٹنگ میں وکیل الزراعت تحریک جدید نے بھی شرکت کی۔

---

۳۱ مارچ کے متعلق

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

”میں یہ بھی توجہ دلاتا ہوں کہ جو لوگ وعدہ کریں وہ جلد سے جلد ان کو پورا کرنے کی کوشش بھی کریں۔ تا ان کی قربانی سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہونچے۔ چاہیئے کہ جو دوست سابقون میں شامل ہونا چاہیں۔ وہ ۳۱ مارچ تک اپنے چندے ادا کر دیں“

”آپ ایک برگزیدہ الٰہی جماعت میں سے ہیں۔ سابقون الاولون میں شامل ہونے کی کوشش آپ کا حق ہے۔ جسے لینے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔“

وکیل المال تحریک جدید

عہدیداران جماعت احمدیہ متوجہ ہوں

میزانیہ صدر انجمن احمدیہ سال ۵۳-۱۹۵۲ء طبع کروا کر جماعتوں میں بھیجا جا رہا ہے۔ جو اصحاب جماعتوں کی طرف سے نمائندہ منتخب ہو کر مجلس مشاورت کی تقریب پر تشریف لائیں۔ وہ اپنی جماعت سے میزانیہ کی کاپی ساتھ لیتے آئیں۔ کیونکہ کاغذ کی گرانی کے پیش نظر میزانیہ کی کاپیاں محدود تعداد میں طبع کروائی گئی ہیں۔ اور مشاورت کے موقعہ پر انہیں دوبارہ نہیں مل سکیں گی۔

نظارت بیت المال

روزنامہ الفضل لاہور
۲۷ مارچ ۱۹۵۲ء

ڈاکٹر گراہم کا مشن

ڈاکٹر گراہم کراچی کے فضائی اڈے پر اخباری نمائندوں کو بیان دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ ضرور طے ہو کر رہیگا پاکستان اور بھارت میں پہلے کی نسبت کم کشیدگی ہے۔ اور میری رپورٹ سے جو میں سلامتی کونسل میں پیش کرونگا۔ معلوم ہوگا۔ کہ مسئلہ کشمیر کے تصفیہ کے لئے اور قدم بڑھایا گیا ہے"۔ آپ کے بیان سے اخباری نمائندوں کو یہاں تک اطمینان ہوا ہے کہ انہوں نے آپ سے یہ بھی پوچھ لیا کہ کیا آپ بھی تشریف لائیں گے؟

اصل حقیقت تو رپورٹ پیش ہونے پر معلوم ہو گی۔ اس وقت معلوم ہوگا کہ جس قدم کے آگے بڑھانے کا ذکر ڈاکٹر گراہم نے کیا ہے۔ وہ کیا ہے۔ اور یہ قدم کشمیر کے مسئلہ کے حل کے لئے کہاں تک مفید ہو گا۔ تاہم ڈاکٹر گراہم کے الفاظ بظاہر مایوس کن نہیں ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ سلامتی کونسل کشمیر کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے وہ کوشش نہیں کر رہی جو اسے کرنی چاہیئے۔ باوجودیکہ وہ جانتی ہے کہ بھارت حق پر نہیں ہے۔ اور غیر جانبدارانہ استصواب کے راستے میں روڑے اٹکا رہا ہے وہ کوئی فیصلہ کن اقدام کرنے سے گریز کر رہی ہے، اور پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خان نے صاف صاف لفظوں میں سلامتی کونسل کی اس روش کی مذمت کی ہے۔ مگر جب ہم نے مجبوراً اس طریق کار کو تسلیم کر لیا ہے۔ جو ڈاکٹر گراہم کو یہ موقع دینے کے لئے اس نے اختیار کیا تو اس وقت سوال شاید یہی تصور کیا جائے گا کہ ڈاکٹر گراہم اپنے ... وہ مشن میں کچھ آگے بڑھے ہیں یا نہیں۔ آیا اس وقت ڈاکٹر گراہم کی یہاں آمد سے مسئلہ کشمیر کے حل میں کوئی آسانی پیدا ہوئی ہے یا نہیں۔ اس لئے جہاں تک ڈاکٹر گراہم نے بتانا مناسب سمجھا ہے اس سے بظاہر یہی ثابت ہوتا ہے کہ کچھ نہ کچھ آسانی ضرور ہوئی ہے۔ اور یہ سوال کہ مسئلہ کشمیر کا صحیح حل کیا ہے ایک جداگانہ سوال ہے۔ جو یہ ہے کہ پاکستانی حکومت کو چاہیئے کہ جو بہترین حل ہو۔ اس کے دریافت کرنے اور اس پر عمل کرنے میں دیر نہ کرے۔ خواہ یہ مقصد سلامتی کونسل کے ذریعہ حاصل ہو یا کسی اور طرح اس میں دو رائیں نہیں ہو سکتیں۔ پاکستان کے عوام کافی انتظار کر چکے ہیں۔ اور یہ ثابت ہو چکا ہے کہ بھارت کی ضد کی وجہ سے یہ مسئلہ حل ہونے میں نہیں آتا۔ ایسی صورت میں وہ حق بجانب ہیں کہ سلامتی کونسل سے یہ امید کریں کہ اس معاملہ میں بھی وہ کم سے کم وہ اقدام کرے جو اس نے کوریا کے معاملہ میں کیا تھا۔ اور یہی حق و انصاف کا تقاضا ہے۔

اگر کوئی قدم آگے بڑھایا بھی گیا ہے۔ جیسا کہ ڈاکٹر گراہم کے بیان سے نکلتا ہے تو جہاں تک بنیادی سوال کا تعلق ہے۔ پھر بھی یہ بیان کسی طرح تسلی بخش نہیں کہا جا سکتا۔ اس طرح انچ انچ بڑھنے سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس مسئلہ کے حل میں جتنی تاخیر ہو رہی ہے نہ صرف یہ کہ پاکستانی اقوام متحدہ کی انجمن سے بدظن ہو رہے ہیں بلکہ ڈر ہے کہ یہ مسئلہ چنگاری بن کر اس بارود کے ذخیرہ میں نہ جا پڑے جو مختلف قومیں کسی آئندہ جنگ کے مقدمہ کے لئے جمع کر رہی ہیں۔ یہ مسئلہ اب ایسا نہیں رہا کہ پاکستانی محض خوش آئند امیدوں سے بہلائے جا سکیں۔ ملک کے سیاسی حلقوں کی یہی رائے معلوم ہوتی ہے کہ ڈاکٹر گراہم کا یہ مشن بھی ناکام رہا ہے۔ خواہ اس رائے کو ڈاکٹر گراہم کے آخری بیان کی موجودگی میں کتنا بھی مبالغہ آمیز سمجھا جائے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اہل پاکستان انجمن اقوام متحدہ کے رویہ سے سخت مایوس ہو چکے ہیں۔ اور ان کا پیمانہ صبر لبریز ہو چکا ہے۔ اور ان کو یقین ہو گیا ہے۔ کہ محض بھارت کو خوش کرنے کے لئے حق و انصاف کا خون کیا جا رہا ہے۔

غیر ممالک میں تبلیغ اسلام

روزنامہ "تسنیم" مورخہ ۲۶ مارچ ۱۹۵۲ء کا ایک نوٹ ملاحظہ ہو۔

جمعیتہ الفلاح کے سیکرٹری مولانا احتشام الحق تھانوی نے کراچی کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ جمعیت بیرونی ممالک میں اسلام کی تبلیغ کے لئے مبلغین بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تبلیغ اسلام جہاں بھی کی جائے۔ ایک نہایت مبارک کام ہے۔ لیکن بیرون پاکستان مبلغین بھیجنے کی مصلحت ہماری سمجھ میں نہیں آئی، خود پاکستان میں اسلام ... ہمال ہے اس سے مولانا احتشام الحق ہم سے زیادہ واقف ہیں۔ حالت یہ ہے کہ افراد اور پوری قوم اسلام سے منحرف ہو گئی ہے۔ ملک کا سارا انتظام اسلام سے بغاوت پر چل رہا ہے۔ ان حالات میں خود پاکستان میں تبلیغ اسلام کی اشد ضرورت ہے اسی جمعیت الفلاح کے جس کے مولانا احتشام الحق سیکرٹری ہیں۔ حکومت کے بعض بڑے بڑے عہدہ دار رکن ہیں جن کے زیر قیادت ملک اپنی موجودہ خلاف اسلام روش پر چل رہا ہے۔ حقیقت میں تبلیغ اسلام کا سب سے بڑا میدان خود پاکستان میں ہے اگر مولانا کے مبلغین انہیں اسلام کی راہ پر لا سکیں۔ تو یہ ان کا بہت بڑا کارنامہ ہوگا۔

پچھلے دنوں مصر سے بھی ایک خبر آئی تھی کہ شیخ الازہر امریکہ اور کینیڈا میں تبلیغ اسلام کے لئے مبلغین بھیج رہے ہیں۔ معلوم نہیں کہ یہ مبلغین اسلام کے کن احکام کی تبلیغ کے لئے بھیجے جاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ غیر ممالک میں جا کر صرف ارکان اسلام کی ہی تبلیغ کی جا سکتی ہے لیکن — کیا نظام مملکت کو جس کی گرفت افراد کی زندگی پر اتنی مضبوط اور ان کے کردار کی تشکیل میں اتنا مؤثر ہوتا ہے۔ اسلام کے مطابق بنانے کی کوشش کرنا تبلیغ اسلام نہیں ہے؟ اگر ہے تو کیا ان ممالک پاکستان اور مصر — میں یہ کام ہو چکا ہے؟ اگر ہم پاکستان میں یہ کر سکیں تو پھر تبلیغ اسلام کا یہ کام جو آج تک کوئی مفید نتائج پیدا نہ کر سکا بہترین طریقہ پر ہو جائے گا۔ اور دنیا اسلامی زندگی کی برکات دیکھکر خود بخود اس کی طرف چلی آئے گی۔

اس کا ماحصل یہ ہے کہ جب تک مولانا احتشام الحق پہلے پاکستان میں مودودی صاحب کے مظنونہ انداز کی حکومت نہ قائم کر لیں۔ انہیں غیر مسلموں میں تبلیغ کا نام بھی نہیں لینا چاہیئے۔ افسوس ہے کہ انبیا علیہم السلام کو یہ بات نہ سوجھ سکی دور جانے کی ضرورت نہیں۔ مثلاً خاتم النبیین سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چاہیئے تھا کہ پہلے مکہ میں ملت ابراہیمیہ کی حکومت قائم کرتے اور پھر طائف وغیرہ مقامات میں جا جا کر تبلیغ کرتے یا باہر سے آنے والوں کو پیغام حق سناتے۔ جب مکہ کے لوگ ملت ابراہیمیہ سے اتنے دور تھے۔ افراد اور پوری قوم اس سے منحرف ہو رہی تھی۔ مکہ کا سارا نظام ملت ابراہیمیہ سے بغاوت پر چل رہا تھا۔ ان حالات میں تو خود مکہ میں تبلیغ کی اشد ضرورت تھی۔ مکہ کے بڑے بڑے سرداروں بلکہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کے افراد کے زیر قیادت مکہ میں بت پرستی ہو رہی تھی۔ خانہ کعبہ میں تین سو ساٹھ بت سج رہے تھے۔ اسلئے حقیقت میں تبلیغ کا سب سے بڑا میدان تو مکہ میں تھا۔ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انہی کو راہ پر لا سکتے۔ تو یہ بہت ہی بڑا کارنامہ ہوتا ... اگر آپ مکہ میں یہ کام کر سکتے تو تبلیغ کا کام جو طائف وغیرہ شہروں میں جو اس وقت تک کوئی نتیجہ نہ پیدا کر سکا تھا بہترین طریقہ پر ہو جاتا۔ اور دنیا ملت ابراہیمیہ کی برکات دیکھکر خود بخود اس کی طرف چلی آتی اسی طرح حضرات علی ہجویری، معین الدین چشتی وغیرہم نے سخت غلطی کی کہ بغیر صالحین کی فوجیں ساتھ لئے ہندوستان پر تبلیغ کے حملے کر دیئے۔ اسی طرح دوسرے درویشوں نے غلطیاں کیں جو ایک طرف افریقہ کے صحراؤں میں اور دوسری طرف چین کے ریگزاروں میں مارے مارے پھرتے رہے۔ حالانکہ ان کی تبلیغ کا صحیح مقام تو ان کے اپنے وطنوں میں تھا۔ جہاں بادشاہ جوع الارض اور اپنی شان و شوکت کے لئے مہمات سر کرنے میں مصروف رہتے۔ اور شاہی ایوانوں میں داد عیش دیتے۔ اور جہاں رعایا اسلامی حکومت کے قیام کا کوئی مطالبہ نہ کرتی اور جہاں وزرا اور امراء اور درباری علماء اور فضلاء سب اپنی اغراض کے بندے بن رہے تھے۔

اگر انبیاء علیہم السلام اور درویشان ملت یہ غلطیاں نہ کرتے تو کم سے کم یہ فائدہ تو ہوتا کہ اسلام کا دنیا میں نام و نشان تک نہ ہوتا۔ اور کفر و شرک بخت ہو کر اپنی تحریکیں چلاتے۔ اور آج مودودی صاحب کو انہیں اسلامی اصطلاحات کا چوغہ پہنانے کی ضرورت ہی نہ پڑتی۔

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت

مجلس مشاورت کا اجلاس ۱۱ تا ۱۳ شہادت ۱۳۳۱ھ مطابق ۱۱-۱۲-۱۳ اپریل ۱۹۵۲ء بمقام ربوہ منعقد ہو رہا ہے عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنی جماعت کے نمائندگان کا انتخاب کر کے جلد سے جلد دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(سکرٹری مجلس مشاورت)

قتلِ مُرتد۔ محشرستانِ حکومتِ الٰہیہ کا ایک خونچکاں منظر

ہمارا اس سے متفق ہونا ضروری نہیں (ادارہ)

(۹)

تیسرے اعتراض کا جواب

تیسرا اعتراض یہ تھا کہ اگر اسلام اپنے حلقے سے باہر نکلنے والوں کو سزائے موت دیتا ہے تو اگر یہ اصول ہر مذہب نے اپنے ہاں تسلیم اور رائج کر دیا تو اس سے ہر مذہب کی تبلیغ و اشاعت کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ اس کے جواب میں ارشاد ہے :-

> اس اعتراض کی بنیاد بھی غلط ہے معترضین کے پیشِ نظر دراصل ان "مذاہب" کا اور انہی کے بیچارں کا معاملہ ہے جن کی تعریف ہم ابتداء میں کر چکے ہیں۔ ایسے مذاہب کو واقعی اپنا دروازہ آنے والوں اور جانے والوں کیلئے کھلا رکھنا چاہیئے وہ اگر جانے والوں کے لئے بند کریں گے تو ایک بے جا حرکت کریں گے۔ لیکن جس مذہب میں فکر و عمل پر سوسائٹی اور اسٹیٹ کی تعمیر کی گئی ہو اسے کوئی آدمی جو اجتماعیات میں کچھ بھی بصیرت رکھتا ہو یہ مشورہ نہیں دے سکتا کہ وہ اپنی تخریب اور اپنے اجزائے تعمیر کے انتشار اور اپنی بندش وجود کی برہمی کا دروازہ خود کھلا رکھے۔ (ص۵۲)

بالکل بجا! اسے یہی مشورہ دینا چاہیئے کہ وہ ان تمام عناصر کو جو اس اسٹیٹ اور سوسائٹی کے بنیادی اصولوں سے منحرف ہو چلے ہوں زبردستی باندھ کر اور موت کا خوف دلا کر اس سوسائٹی کے اندر محبوس رکھے اس سے فی الواقعہ وہ سوسائٹی بڑی محکم اور وہ اسٹیٹ بڑی پائیدار رہے گی جس اسٹیٹ یا سوسائٹی میں منافقین کی جس قدر کثرت ہو گی وہ سوسائٹی یا اسٹیٹ اسی قدر محکم بنیادوں پر استوار ہو گی۔ یہ سیاست و عمرانیت کا ایک ایسا واضح اور مسلّم الثبوت اور اصول ہے جس سے ہر تخریبی ذہن کما حقہ واقف ہے لہٰذا مودودی صاحب کے اس جواب کی معقولیت کا کون انکار کر سکتا ہے؟ وہ خود فرماتے ہیں کہ :-

> بلاشبہ ہم نفاق کی مذمت کرتے ہیں اور اپنی جماعت میں ہر شخص کو صادق الایمان دیکھنا چاہتے۔ مگر جس شخص نے اپنی حماقت سے خود اس دروازے میں قدم رکھا جس کے متعلق اسے معلوم تھا کہ وہ جانے کے لئے کھلا نہیں ہے وہ اگر نفاق کی حالت میں مبتلا ہوتا ہے تو یہ اس کا اپنا قصور ہے اس کو اس حالت سے نکالنے کے لئے ہم اپنے نظام کا یہ بھی کا دروازہ نہیں کھول سکتے (ص۵۳)

بالکل نہ کھولئے! بعض لوگوں کے نزدیک جس پنیر (CHEESE) میں جتنے زیادہ کیڑے ہوں اور وہ کلبلاتے دکھاتی دیتے ہوں وہ اتنا ہی زیادہ قیمتی سمجھا جاتا ہے وہ تو انتہائی بد ذوقی تھی جس نے کہہ دیا

کہ بو نساد کی آتی ہے بندیا فی ہیں

قسم ہے تنگ و تاریک حجروں کی کہ سڑاند جس قدر کثیف ہوتی جائے مُلّا کے دماغ کو اتنی ہی زیادہ راس آتی ہے۔

چوتھے اعتراض کا جواب

اب لیجئے چوتھا اعتراض یعنی یہ کہ ایک طرف اسلام لا اکراہ فی الدین کا اعلان کرتا ہے اور دوسری طرف وہ مذہب کی تبدیلی پر سزائے موت کا حکم سنا دیتا ہے اس کے جواب میں ارشاد ہے :-

> رہا تناقض کا اعتراض تو اوپر کی بحث کو بغور پڑھنے کے بعد وہ بڑی حد تک خود بخود رفع ہو جاتا ہے۔ لا اکراہ فی الدین کے معنی یہ ہیں کہ ہم کسی کو اپنے میں آنے کے لئے مجبور نہیں کرتے اور واقعی ہماری روش یہی ہے مگر جسے آکر واپس جانا ہو اسے ہم پہلے ہی خبردار کر دیتے ہیں کہ یہ دروازہ آمد و رفت کے لئے کھلا ہوا نہیں ہے ...... ہاں یہ اعتراض بظاہر کچھ وزن رکھتا ہے کہ اسلام جب اپنے پیروؤں کو تبدیل مذہب پر سزا دیتا ہے اور اسے قابلِ مذمت نہیں سمجھتا تو وہ دوسرے مذاہب کے پیرو اگر اپنے ہم مذہبوں کو اسلام قبول کرنے پر سزا دیتے ہیں تو وہ ان کی مذمت کیوں کرتا ہے؟ لیکن ان دو رویوں میں بظاہر جو تناقض نظر آتا ہے فی الواقعہ وہ نہیں ہے۔ بلکہ اگر دونوں صورتوں میں ایک ہی رویہ اختیار کیا جاتا تو البتہ تناقض ہوتا۔ اسلام اپنے آپ کو حق کہتا ہے اور خلوص کے ساتھ حق سمجھتا ہے اس لئے وہ حق کی طرف آنے والے اور حق سے منہ موڑ کر واپس جانے والے کو مساوی مرتبہ پر ہرگز نہیں رکھ سکتا۔ (ص۵۳)

اس کے جواب میں آپ یہ کہیں کہ دنیا کا ہر مذہب اپنے آپ کو حق پر کہتا ہے تو پھر ان مذاہب کو یہ حق کیوں نہیں پہنچتا کہ وہ بھی ایسی ہی روش اختیار کریں۔ اس کے جواب میں شاید مودودی صاحب یہ فرمائیں گے کہ وہ اپنے آپکو حق پر تو کہتے ہیں لیکن وہ "بالکل خلوص کے ساتھ" اپنے آپ کو حق پر نہیں سمجھتے۔ اس لئے اگر وہ یہی روش اختیار کر لیں تو انہیں اس کا قطعاً حق نہیں پہنچتا نحن ابناء اللّٰہ ہم تو خدا کے چہیتے بیٹے ہیں۔ سوتیلے بیٹوں کو ہماری برابری کرتے ہوئے شرم آنی چاہیئے! ہم جنگ کے قیدیوں کو غلام اور ان کی عورتوں کو لونڈیاں بنا کر گھروں میں ڈال سکتے ہیں لیکن کسی دوسری قوم کو حق حاصل نہیں کہ وہ ہماری عورتوں کے ساتھ بھی یہی سلوک کرے اس لئے کہ ہم تو حق پر ہیں اس لئے کہ جو جی میں آئے کر سکتے ہیں۔ اور لوگ حق پر تھوڑے ہیں۔ اسی طرح ہم اس شخص کو جو ہمارا مذہب چھوڑنا چاہے تہ تیغ کر سکتے ہیں۔ لیکن دوسرے مذاہب کے لوگ قطعاً ایسا نہیں کر سکتے لیجئے چوتھے اعتراض کا جواب بھی مل گیا

تھے یہ ہی دو حساب سو یوں پاک ہو گئے!

اگر اس پر بھی آپ مطمئن نہ ہو سکیں تو اس کا ایک ہی علاج ہے کہ ایک عدد فارم ممبری پر کر کے اسلامی جماعت کے حلقے میں شامل ہو جائیے شخصیت پرستی آپ کی عقل و بصیرت کو مفلوج کر دے گی۔ اس کے بعد حضرت صاحب کا ہر ارشاد وحیٔ خداوندی دکھائی دیا کرے گا۔ پھر اطمینان ہی اطمینان ہے۔

پیدائشی مسلمان کا کیا ہو گا؟

مودودی صاحب اپنے جوابات میں بار بار کہتے چلے آئے ہیں کہ جو شخص اسلام لانا چاہے اسے پہلے ہی متنبہ کر دیتے ہیں کہ اگر اس کے اندر داخل ہوئے تو پھر اس سے نکلنے کی اجازت نہیں ہو گی۔ لہٰذا اگر اس میں داخل ہونا ہے تو سوچ سمجھ کر داخل ہونا۔ ہمارے اس اعلان کے بعد جو شخص "خود اپنی حماقت سے" اس کٹہری کے جالے میں پھنس جائے اسے اس سے نکل جانے دینا بڑی ہی بے وقوفی ہے۔

اس سے فطری طور پر ایک خیال ذہن میں آتا ہے اور وہ یہ کہ ایک ہندو کو تو آپ نے متنبہ کر دیا کہ

تم نے مسلمان ہونا ہو تو کھائی کے مسلمان ہونا

لیکن ایک بچہ مسلمان کے گھر میں پیدا ہوتا ہے وہیں جوان ہوتا ہے وہ پیدائشی مسلمان ہے۔ اس نے اپنی مرضی سے اسلام قبول نہیں کیا۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر وہ بڑا ہو کر مذہب تبدیل کرنا چاہے تو اسے ایسا کرنے کی اجازت دی جائے گی یا اسے بھی حوالۂ دار و رسن کر دیا جائے گا؟ یہ سوال بڑا اہم ہے لیکن مودودی صاحب نے اس کا بھی جواب دیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ :-

> اس کا ایک جواب اصولی ہے اور ایک عملی۔ اصولی جواب یہ ہے کہ پیدائشی اور اختیاری پیرووں کے درمیان احکام میں فرق نہ کیا جا سکتا ہے اور نہ کبھی کسی دین نے ان کے درمیان فرق کیا ہے۔

یہ تو ہوا اصولی جواب۔ عملی جواب یہ ہے :-

> کہ جو اندیشہ ہمارے معترضین بیان کرتے ہیں وہ درحقیقت عملی دنیا میں کبھی رونما نہیں ہوتا ...... نئی نسلوں کی بہت بڑی اکثریت ...... اس نظام کے ذبائح پر راضی اور اس کی وفادار بن کر اٹھتی ہے جس میں وہ پیدا ہوتی ہے۔ ان حالات میں صرف چند افراد ہی ایسے پیدا ہو سکتے ہیں جو مختلف وجوہ سے انحراف و بغاوت کا میلان لئے ہوئے اٹھیں یا بعد میں اس کا اکتساب کریں ..... ایسے افراد کے لئے دو دروازے کھلے ہوئے ہیں۔ یا تو ریاست کے حدود سے باہر جا کر اس سے انحراف کریں ...... یا وہ اپنی زندگی خطرے میں ڈالیں۔ اور جان جوکھوں کا وہ کھیل کھیلیں جس کے بغیر کسی نظام کو تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔

اس کے بعد یہ فیصلہ صادر ہوتا ہے کہ

> مسلمانوں کی نسل سے پیدا ہونے والی اولاد مسلمان ہی سمجھی جائے گی اور قانون اسلام کی طرف سے ان کیلئے ارتداد کا دروازہ ہرگز نہ کھولا جائے گا۔ اگر ان میں سے کوئی اسلام سے پھر گیا تو وہ بھی اسی طرح قتل کا مستحق ہو گا جس طرح وہ شخص جس نے کفر سے اسلام کی طرف آکر پھر کفر کا راستہ اختیار کیا ہو۔ یہ تمام فقہائے اسلام کا متفقہ علیہ فیصلہ ہے (ص۶۹)

سن لیا آپ نے جواب؟ کیوں ہے کوئی جھٹکا رہ نے کی شکل؟ اسلام نہ ہوا مذاق ہوا! لا اکراہ فی الدین کو شہد لگا کر چاٹا کرو۔ یہ خدا کا فیصلہ ہے۔ مُلّا کے نزدیک اس کی کیا قیمت ہے؟ فیصلہ وہی ہے جو تمام فقہاء کا متفقہ فیصلہ ہے "قرآن نے جب کہا تھا کہ اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللّٰہ (یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر اپنے علماء اور مشائخ کو اپنا رب بنا لیتے ہیں) تو یہ صرف یہود اور نصاریٰ کے لئے تھا۔ مسلمانوں کو کھلی چھٹی ہے کہ خدا تعالیٰ کے کھلے کھلے فیصلوں کو چھوڑ کر فقہاء کے فیصلوں کو دین بناتے چلے جائیں۔ انہیں کون پوچھنے والا ہے!

لیکن ہمیں حیرت ہے کہ مودودی صاحب یہیں کیوں رک گئے۔ ایک قدم آگے کیوں نہ بڑھے۔ ایک حدیث میں یہ بھی تو ہے کہ ہر بچہ دینِ فطرت (یعنی اسلام) پہ پیدا ہوتا ہے۔ اس کے بعد اس کے والدین اسے یہودی اور نصرانی اور مجوسی بنا دیتے ہیں۔ لہٰذا اگر کوئی بچہ ہندوؤں کے ہاں پیدا ہو تو بھی وہ مسلمان ہی ہو گا کیونکہ دنیا کا ہر بچہ پیدائشی مسلمان ہوتا ہے لیکن غیر مسلم ماں باپ اسے بعد میں مرتد بنا دیتے ہیں اور چونکہ پیدائشی مسلمان کے مرتد ہو جانے کی سزا بھی قتل ہے اس لئے دنیا کا ہر بچہ جو غیر مسلموں کے گھر میں پیدا ہو واجب القتل ہونا چاہیئے اس لئے کہ اس نے اپنے پیدائشی مذہب (اسلام) کو چھوڑ کر دوسرا مذہب اختیار کیا ہے۔

سبحان اللّٰہ! کیا حسین ہے یہ اسلام جو مودودی صاحب پیش فرما رہے ہیں!

بو جہد آرد زمین و آسمان را (باقی)

(طلوع اسلام کراچی مارچ ۱۹۵۳ء)

درخواست دعا:۔ ڈاکٹر رفیق احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن مچھ بلوچستان بوجہ عرق النساء کوئٹہ ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں احباب ڈاکٹر صاحب موصوف کو اپنی مسلسل دعاؤں میں یاد رکھیں۔ (ڈاکٹر) غلام مصطفیٰ از لاہور

زلزلوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں
(۲)

از مکرم ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب لاہور

جس طرح ہندوستان کے پہلے زلزلہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت میاں بشیر احمد صاحب کی بلوغت روحانی ۴۰ سال کی عمر کا وقت مقرر کر رکھا تھا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے چوتھے اور پانچویں زلزلہ ہندوستان کے لئے حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی پیدائش روحانی ۱۹۴۴ء کے بعد ۱۹۴۷ء مقرر کر رکھا تھا۔ جیسا کہ الہام الٰہی تھا۔

(الہام نمبر ۱۰۲۴ - ۷ جون ۱۹۰۶ء کے بعد۔ میاں منظور محمد صاحب (خود حضرت مسیح موعودؑ) کے گھر میں یعنی محمدی بیگم (انوار محمدی سے یعنی الہام الٰہی) کا ایک لڑکا (روحانی پیدائش ۱۹۴۴ء حضرت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ ناقل) پیدا ہوگا۔ جس کے دو نام ہوں گے۔ (۱) بشیر الدولہ (۲) عالم کباب .... لڑکا (حضرت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کی پیدائش روحانی ۱۹۴۴ء) بعد میں ہوگا۔ مگر ضرور ہوگا۔ کیونکہ وہ خدا کا نشان ہے۔...... تب ایسی لڑکا پیدا ہوگا۔ جس کا نام بشیر الدولہ اور شادی خاں اور کلمۃ اللہ خاں۔ اور عالم کباب ہوگا۔ اور دنیا کے لئے نیکوں کے لئے اور نیز بدوں کے لئے خدا کا نشان ہوگا۔ اسی قسم کا نشان ہے۔ جیسا کہ عزریا نبی نے حزقیاہ بادشاہ کے لئے فرمایا تھا۔ اور خدا تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے۔ "کہ عنقریب دو نشان ظاہر ہوں گے۔" تذکرہ ص ۵۶۴

اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مصلح موعود کی روحانی پیدائش ۱۹۴۴ء کے بعد ایک نشان کا ذکر فرمایا ہے۔ جو عزریا نبی نے حزقیاہ بادشاہ کو دکھایا۔ وہ کیا نشان تھا اس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود ہی ایک دوسرے الہام نمبر ۵۸۷ گیارہ مئی ۱۹۰۲ء میں تشریح فرما دی ہے۔

آج صبح خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی ہوئی۔ "خوشی کا مقام۔ نصرٌ من اللہ و فتح قریب۔

ترجمہ حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان نصرت اور جلد آنے والی فتح کی بشارت۔

فرمایا۔ اب یہ ہماری آمد ثانی ہے۔ اور فرمایا۔ مسیح علیہ السلام کو صلیب کا واقعہ پیش آیا۔ اور خدا تعالیٰ نے انہیں اس سے نجات دی۔ ہمیں اس کی مانند صلیب پیٹھ کے متعلقات درد سے وہی واقعہ جو پورا موت کا نمونہ تھا پیش آیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس سے عافیت بخشی۔ فرمایا جس طرح تورات (یسعیاہ باب ۳۷ - ۳۸ ناقل) کا وہ بادشاہ (حزقیاہ ناقل) جسے نبی (یسعیاہ ناقل) نے کہا۔ کہ تیری عمر کے چند روز رہ گئے ہیں اور اس نے بڑی تضرع اور خشوع سے گریہ و بکا کیا۔ اور خدا تعالیٰ نے اس نبی کی معرفت اسے بشارت دی۔ کہ اس کی عمر پندرہ روز کی جگہ پندرہ سال تک بڑھائی گئی۔ اور معاً اس سے اسے ایک اور خوشخبری دی گئی۔ کہ دشمن پر اس سے فتح بھی نصیب ہوگی۔ (ایک لاکھ پچاسی ہزار اسواروں کا لشکر یروشلم پر حملہ آور ہوا۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت یسعیاہ نبی کی دعا سے لشکر مذکور کو ہلاک کر کے یروشلم کو دشمن کے ہاتھوں سے بچا لیا۔ ناقل) اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں بھی دو بشارتیں دی ہیں۔ ایک عافیت یعنی عمر کی درازی کی بشارت۔ جس کے الفاظ ہیں۔ "خوشی کا (تقسیم کا واقعہ ۱۹۴۷ء میں ہوا۔ اس میں پندرہ جمع کر کے ۱۹۶۲ء بنتے ہیں۔ آج کل حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کی طبیعت علیل رہتی ہے۔ اور دعائیں صدقات بھی کئے جاتے ہیں۔ مگر انشاء اللہ تعالیٰ اس الہام کی روشنی میں حضرت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ۱۹۶۲ء سے پہلے ایک بال بیکا بھی نہیں ہو سکتا۔ ناقل) دوسری عظیم الشان نصرت اور فتح کی بشارت (عظیم الشان نصرت مطابق الہام الٰہی اس صورت میں حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ میسر آئی۔ کہ قادیان میں حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۱۹۴۷ء میں ۳۱۳ اصحاب کے محلہ مسجد مبارک کر کے خود بخیر و عافیت ہجرت کر کے ربوہ پہنچ گئے۔ اور اسی طرح یہ حصہ الہام الٰہی "عزریا نبی نے حزقیاہ بادشاہ کے لئے فرمایا"۔ پورا ہو گیا۔

نوٹ:۔ اس جگہ حضور نے عزریا نبی لکھا ہے۔ مگر تورات میں یسعیاہ نبی ہے۔ غالباً عزریا نبی سہو کتابت ہے واللہ اعلم۔

ہجرت قادیان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زیر آیت نفخ فی الصور فجمعناھم جمعاً فرماتے ہیں۔ اور حدیث صاف اور صریح لفظوں میں بتلا رہی ہے کہ یاجوج ماجوج کا زمانہ مسیح موعود کا زمانہ ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے۔ کہ جب قوم یاجوج ماجوج اپنی قوت اور طاقت کے ساتھ تمام قوموں پر غالب آ جائیگی۔ (دوسری جنگ عظیم کے خاتمہ ۱۹۴۵-۴۶ء میں یہ حصہ پیشگوئی پورا ہو گیا۔ ناقل) اور ان کے ساتھ کسی کو تاب مقابلہ نہیں رہے گی۔ تب مسیح موعود کو حکم ہوگا۔ کہ اپنی جماعت کو کوہ طور پر لے آوے ......یعنی آسمانی نشان کے ساتھ اس کا مقابلہ کرے۔ اور خدا کی زبردست اور ہیبت ناک عجائبات سے مدد لے۔ ان نشانوں کی مانند جو بنی اسرائیل کی سرکش قوم کے لئے دکھلائے گئے تھے۔ جیسا کہ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ ورفعنا فوقکم الطور۔ یعنی کوہ طور میں نشان کے طریق پر بڑے بڑے زلزلے آئے۔ اور خدا نے طور کے پہاڑ کو یہود کے سروں پر اس طرح پر لرزاں کر کے دکھلایا۔ گویا وہ ان کے سروں پر پڑتا ہے۔ تا وہ اس ہیبت ناک نشان کو دیکھ کر ڈر گئے۔ اسی طرح مسیح موعود کے زمانے میں بھی ہوگا۔"

(چشمہ معرفت ص ۱۵۷)

اس اقتباس میں بھی چوتھے زلزلہ ہندوستان کے بعد ہجرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے لئے بموجب حدیث نبوی مقدر تھی۔ کیونکہ طور بمعنی پہاڑ بھی ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ربوہ میں جماعت احمدیہ کو پناہ دی۔ اور اب ہیبتناک نشانوں کے دکھلانے کا زمانہ آ رہا ہے۔ جو پانچویں زلزلہ ہندوستان کی شکل میں نمودار ہو کر زلزلۂ عظیمہ کے ساتھ ختم ہونے والا ہے۔

الہام نمبر ۹۶۰ ۲۹ جنوری ۱۹۰۶ء۔ خواب میں دیکھا۔ کہ زلزلہ آیا۔ اور زلزلہ شدید ہے۔ لیکن نقصان کچھ نہیں ہوا۔ اور ہم اٹھ کر ایک طرف کو چلے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ بیداری ہے۔ اس کے بعد بیداری ہوئی۔ تب میں نے کہا۔ کہ یہ خواب تھی۔

الہام نمبر ۹۶۱ یکم فروری ۱۹۰۶ء۔

(۱) تتبعھا الرادفۃ (۲) پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ (۳) فاما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض

(۵) پانچواں زلزلہ۔ جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی میں نمونۂ قیامت زلزلہ بیان فرمایا ہے۔ اسی کی تشریح میں حضورؑ کا الہام تذکرہ ص ۵۹۹ پر جو کہ ۱۹۰۶ء میں ہوا۔ ملاحظہ ہو۔

عفت الدیار محلھا ومقامھا۔

تتبعھا الرادفۃ۔ زلزلہ کا دھکا۔ جس سے ایک حصہ عمارت مٹ جائے گا۔ مستقل سکونت کی جگہ۔ اور عارضی سکونت کی جگہ سب مٹ جائیں گی۔ اس کے بعد ایک اور زلزلہ آئے گا۔ (یہ تیسرے اور چوتھے زلزلہ میں پورے ہو چکے ہیں۔ اس کے بعد رادفہ یعنی پانچویں زلزلہ کی انتظار ہے۔ ناقل)

اسی کی تشریح میں الہام ۱۳ مارچ ۱۹۰۶ء (ص ۵۶۵) ملاحظہ ہو۔

چمک دکھلاؤں گا تم کو اس نشاں کی پنج بار

یعنی زلزلہ کا نشان پانچ مرتبہ ظاہر ہوگا۔ فرمایا۔ میں کل کے دن چند دفعہ اس الہام کو پڑھ رہا تھا۔

(چو دور خسروی آغاز کردند مسلماں را مسلماں باز کردند)

کہ ایک دفعہ میری روح میں یہ عبارت پھونک دی گئی۔ جو پہلے الہام کے بعد میں ہے۔

مقام او مبیں از راہِ تحقیر
بدورانش رسولاں ناز کردند

تجلیات الٰہیہ ص ۸

۱۹ مارچ ۱۹۰۶ء کو الہام ہوا۔ (۱) خدا نکلنے کو ہے۔ یعنی خدا ان پانچ زلزلوں کے لانے سے اپنا چہرہ ظاہر کرے گا۔ اور اپنے وجود کو دکھلادیگا۔ (۲) انت منی بمنزلۃ بروزی۔ اور تو مجھ سے ایسا ہے۔ جیسا کہ میں ہی ظاہر ہو گیا۔ یعنی تیرا ظہور بعینہٖ میرا ظہور ہو گیا۔ (۳) وعد اللہ ان وعد اللہ لا یبدل۔ یہ خدا کا وعدہ کہ پانچ زلزلوں کے ساتھ اپنے تئیں ظاہر کریگا۔ اور خدا کا وعدہ نہیں ٹلے گا اور ضرور ہو کر رہیگا۔"

(تجلیات الٰہیہ ص ۱۳)

اس زلزلہ نمبر ۵ کی وضاحت حضور کی نظم موسومہ پیشگوئی جنگ عظیم میں بھی معلوم ہوتی ہے۔ جس میں حضور فرماتے ہیں:۔

وحی حق کے ظاہری لفظوں میں ہے وہ زلزلہ
لیک ممکن ہے کہ ہو کچھ اور ہی قسموں کی مار
کچھ ہی ہو پر وہ نہیں رکھتا زمانہ میں نظیر
فوقِ عادت ہے کہ سمجھا جائیگا وہ روزِ شمار
یہ جو طاعوں ملک میں ہے اسکو کچھ نسبت نہیں
اس بلا سے وہ تو ہے اک حشر کا نقشِ جدا

ان اشعار میں تخصیص فرما دی۔ کہ وہ زلزلہ ملک ہندوستان میں نمودار ہوگا۔ اور حشر کا نقش جدا ہوگا۔ ممکن ہے۔ کہ وہ زلزلہ کی شکل میں نہ ہو۔ مگر کسی اور قسم کی مار ہو۔

یہ نشان زلزلہ جو ہو چکا منگل کے دن
یہ تو اک لقمہ ہے جو تم کو کھلایا ہے نہار
اک ضیافت ہے بڑی اے غافلو کچھ دن کے بعد
جس کی دیتا ہے خبر فرقاں میں رحماں بار بار

اس میں ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کا زلزلہ جو حضورؑ ہی کے عہد مبارک میں کانگڑہ میں آیا تھا۔ اس کو نہاری یعنی Bed tea سے مشابہت دی ہے۔ اور جیسے کھانے کے پانچ وقت مغربی لوگوں میں رائج ہیں۔ اسی طرح چار زلزلے جو کانگڑے والے زلزلہ کے معیار کے تھے۔ وہ نمودار ہو چکے ہیں۔ اس میں پانچویں زلزلہ کو جس کو حضورؑ ضیافت (Dinner) کے لفظ سے بیان فرماتے

(باقی دیکھو صفحہ ۷ پر)

پاکستان کے منصف مزاج حکام غور فرمائیں

(سید احمد علی سیالکوٹی مبلغ جماعت احمدیہ زیل حیدر آباد — سندھ)

احراری اخبار نے پاکستان کے مرکز کراچی سے تمام مسلمانوں کو مرزائیوں سے "بائیکاٹ کر دیں" کی تحریک کرتے ہوئے مولوی عطاء اللہ بخاری کے مندرجہ ذیل الفاظ کو "آگ لگا دو" کے عنوان سے پیش کر کے عوام کو جماعت احمدیہ کے خلاف مشتعل کرنے کی کوشش کی ہے کہ:-

"کوئی مسلمان اپنے اپنے مقام پر کسی مرزائی کا جلسہ نہ ہونے دے۔ کسی مرزائی کو کسی جگہ بھی مرزائیت کے موضوع پر تقریر کرنے کی کوئی اجازت نہ دی جائے۔"
(اخبار حکومت کراچی ۱۴ فروری صفحہ ۱)

کیا احراری شریعت کے امیر کے یہ الفاظ ملک میں فتنہ، فساد اور انتشار و تفرقہ پیدا کرنے کی سکیم کا زبردست ثبوت نہیں؟ اور کیا یہ الفاظ ہماری بیدار مغز حکومت کے مدبر اور منصف مزاج حکام کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی سے زیادہ نہیں؟ سیالکوٹ وغیرہ میں احرار نے جو دنگہ فساد برپا کیا۔ وہ اسی سوچی سمجھی ہوئی سکیم کا ادنیٰ سا کرشمہ تھا۔

ہم احراری زعماء اور احرار نواز اخبارات اور ارکان حکومت پاکستان کو احراری اخبار کے اپنے لفظوں میں اسلام کا یہ سبق آموز فرمان یاد کرانا ضروری سمجھتے ہیں کہ:-

"جو دوسروں کے لئے کنواں کھودے وہ خود ہی اس میں گرتا ہے۔ پس تم کبھی کسی کی برائی نہ چاہو۔ اور ہر ایک کے ساتھ نیکی کرو۔ اور ہر ایک کام کرنے سے پہلے سوچ لو۔ کہ اس سے دوسروں کو نقصان تو نہیں پہنچتا۔ دوسروں سے سلوک کرتے وقت اتنا دیکھ لو کہ اگر تمہارے ساتھ کوئی ایسا سلوک کرے تو تم اسے پسند کرو گے؟ جو بات اپنے لئے پسند نہیں کرتے۔ وہ دوسروں کے لئے بھی پسند نہ کرو۔ دنیا دار المکافات ہے۔ جیسے اعمال کرو گے ویسا بدلہ پاؤ گے۔"
(منقول از اخبار حکومت کراچی ۱۲ فروری صفحہ ۵)

جماعت احمدیہ کی مخالفت میں اسلامی حدود و قیود کو توڑنے والو! اور اپنے فرائض کی ادائیگی سے غفلت کرنے والو! ان مندرجہ بالا باتوں کو خوب ذہن نشین کر لو۔ ہم تمہیں تمہارے فرائض یاد دلاتے ہیں۔ ورنہ ہماری نظر اہل دنیا کے لوگوں پر نہیں۔ ہمارا توکل اور بھروسہ اس خدائے واحد و قدوس کی ذات گرامی پر ہے۔ جس نے جماعت احمدیہ کو احیائے اسلام کے لئے قائم فرمایا۔ اور جو بڑا قادر اور غیور ہے۔ جس کی لاٹھی میں آواز نہیں۔

واللّٰہ عزیز ذو انتقام

تاریخ احمدیت واقعات الہامات اور آسمانی نشانات کی روشنی میں

(از حکیم محمد عبد اللطیف صاحب شاہد — ربوہ)

۱۶ مارچ ۱۹۰۳ء رؤیا اور الہام فرمایا — رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص اپنی جماعت میں سے گھوڑے پر سے گر پڑا۔ پھر آنکھ کھل گئی۔ سوچتا رہا۔ کہ کیا تعبیر کریں۔ قیاسی طور پر جو بات اقرب ہو وہ نکالی جا سکتی ہے۔ کہ اس اثناء میں غنودگی غالب آئی اور الہام ہوا

استقامت میں فرق آ گیا!

ایک صاحب نے کہا کہ وہ کون شخص ہے؟ حضرت نے فرمایا۔ معلوم تو ہے۔ مگر جب تک خدا کا اذن نہ ہو میں بتلایا نہیں کرتا۔ میرا کام دعا کرنا ہے۔ (تذکرہ صفحہ ۴۳۹)

۱۷ مارچ ۱۸۹۵ء الہام والموت اذا عسعس

۱۸ مارچ ۱۹۰۷ء میرے ایک دوست سید ناصر شاہ اوورسیر اس گردش و تشویش میں مبتلا ہو گئے تھے۔ کہ وہ گلگت میں تبدیل کئے گئے تھے۔ اور وہ سفر شدید اور تکلیف شاقہ کا تحمل نہیں کر سکتے تھے۔ آخر وہ رخصت لے کر دعا کرانے کے لئے میرے پاس آئے۔ تا وہ جموں میں متعین ہوں۔ اور گلگت نہ جاویں۔ اور یہ امر بظاہر محال تھا۔ کیونکہ گلگت میں ان کی تبدیلی ہو چکی تھی۔ اس لئے وہ نہایت مضطرب تھے۔ میں نے رات ان کے لئے تضرع سے دعائیں کیں اور شوکت اسلام کے لئے دعا کی۔ اور نماز تہجد میں دعائیں کرتا رہا۔ تب تھوڑی سی غنودگی کے ساتھ خدا نے مجھے خبر دی کہ تمام دعائیں قبول ہو گئیں۔ جو بھی قوت اور شوکت اسلام بھی آ گئی۔ اسی اثناء میں مجھے اطلاع دی گئی۔ کہ سید ناصر شاہ کی تبدیلی ملتوی کی گئی۔ مجھے خوشی ہوئی کہ خدا نے ان کے بارے میں میری دعا قبول کی۔ تب میں نے ان کو اطلاع دی کہ تمہاری نسبت میری دعا قبول ہو گئی۔ پھر بعد اس کے تیسرے یا چوتھے دن ریاست کے کسی اہلکار کا خط آ گیا۔ کہ آپ کی تبدیلی ملتوی کی گئی ہے۔ (تذکرہ صفحہ ۶۵۲-۶۵۳ حاشیہ)

۱۹ مارچ ۱۹۰۵ء الہام۔ لا تایئسوا من روح اللّٰہ (تذکرہ صفحہ ۴۸۷)

۲۰ مارچ ۱۹۰۵ء الہام۔ "شتالہ مرگ" (تذکرہ صفحہ ۴۸۷)

یہ الہام حضرت بابو محمد افضل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایڈیٹر اخبار البدر قادیان کی وفات سے تعلق رکھتا ہے۔ جو ۲۱ مارچ ۱۹۰۵ء کو واقع ہوئی۔ (الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۵ء)

۲۳ مارچ ۱۹۰۵ء الہام۔ سلاماً سلاماً (تذکرہ صفحہ ۴۸۸)

۲۴ مارچ ۱۹۰۶ء ایک سخت معاند مسمی فضل ساکن چنگا بنگیال اپنی شوخی شرارت کے نتیجہ میں بے تاب کر دینے والی درد شکم کی مرض میں مبتلا ہو کر آناً فاناً مر گیا۔ مفصل دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۰۳

۲۵ مارچ ۱۸۹۸ء وفات سر سید احمد خان صاحب مرحوم بروکی حاجی محمد اسمٰعیل صاحب الحکم ۱۵ اپریل ۱۸۹۸ء حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے سید مرحوم کی قرب وفات کی اطلاع ان کی وفات سے پہلے شائع فرما دی تھی۔

۲۶ مارچ ۱۹۰۳ء الہام "طاعون کا دروازہ کھولا گیا" (تذکرہ صفحہ ۴۴۰)

چنانچہ اس کے بعد پنجاب میں طاعون زور و شور سے پھیلنا شروع ہو گیا۔ اور جماعت احمدیہ کو اس ہولناک وبا سے اعجازی طور پر بچے رہنے کو دیکھ کر ہزاروں آدمی جماعت میں داخل ہو گئے۔ اور صدہا دیہات اور شہروں میں نئی جماعتیں قائم ہو گئیں۔ حضرت اقدس علیہ السلام اور آپ کے گھر میں رہنے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کی حفاظت خاص کا وعدہ تھا۔ جو جلالی شان کے ساتھ پورا ہوا۔ آپ کی صداقت کو پرکھنے والوں کے لئے یہی ایک ایسا عظیم الشان نشان ہے۔ جس کے سامنے اپنے دل میں رائی کے دانہ برابر ایمان یا خشیت اللہ رکھنے والوں کے دل بھی جھک سکتے ہیں۔

۲۷ مارچ ۱۹۰۶ء اب سلطنی علی النار تذکرہ صفحہ ۶۵۶ میں الہام الٰہی میں بھی طاعون سے حفاظت کی بشارت ہے کیونکہ طاعون ان دنوں آگ کی طرح گاؤں کے گاؤں بھسم کر کے خالی کر رہی تھی۔ اور جس گھر میں داخل ہوتی تھی وہاں پر شاذ ہی کوئی بچتا تھا۔ اس قسم کا ایک دوسرا الہام بھی ہے "آگ سے ہمیں مت ڈراؤ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔"

۲۸ مارچ ۱۹۰۶ء الہام۔ اُخرہ اللّٰہ الیٰ وقت مسمّٰی (تذکرہ صفحہ ۵۴۸)

اس الہام الٰہی میں زلزلہ عظیمہ کی تاخیر کی طرف اشارہ ہے۔

۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء لولا الاکرام لھلک المقام یا یہ کہا لولا خیر الانام لھلک المقام (تذکرہ صفحہ ۶۵۹)

اس الہام الٰہی میں بھی قادیان شریف میں طاعون جارف یعنی جھاڑو پھیر دینے والی طاعون سے حفاظت کا وعدہ ہے جو لفظ بلفظ پورا ہوا۔ فالحمد للّٰہ تعالیٰ

۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء چار بجے کے قریب پچیس دن والا آگ کے گولوں والا نشان جو روشن ستاروں کی شکل میں تھا پنجاب میں ہر جگہ ظاہر ہو گیا۔ یہ الہام ۷ مارچ ۱۹۰۷ء میں ہوا تھا۔
(دیکھو الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۷ء)
پچیس ۲۵ دن یا یہ کہ پچیس ۲۵ دن تک
(تذکرہ صفحہ ۶۴۹)

چنانچہ پچیسویں دن یعنی ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء کو ایک ہیبت ناک آتشیں گولہ آسمان پر سے مختلف شہروں قصبوں دیہات میں گرتا نظر آیا۔ اور لاہور میں جب یہ گرتا دکھائی دیا۔ تو اس کے پیچھے ایک بہت بڑی لمبی دوہری دھار ایسی تھی۔ جیسے دھواں ہوتا ہے۔ (حاشیہ تذکرہ صفحہ ۶۴۹)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا کریں۔

قوم کا پیغام

فرقہ پرستوں کے نام

پیش کردہ: محترم مولانا ظفر نیازی ایڈیٹر ماہنامہ نقاد کراچی

نادان دوستو! ہم تمہیں سلامتی کی دعا نہیں دے سکتے اس لئے کہ تم مسلمان کہلاتے ہوئے بھی مسلمانوں کی قومی وحدت کے مخالف ہو۔ تم پاکستانی ہوتے ہوئے بھی پاکستان کی سالمیت کے دشمن ہو۔ آج حالات نے ہمیں اس درجہ مجبور کر دیا ہے۔ کہ ہم تم سے بالکل غیر ارادی طور پر مخاطب ہو گئے ہیں۔ اگرچہ ہم یہ جانتے ہیں۔ کہ تم اپنے اعمال کے نتائج پر کبھی سنجیدگی سے غور کرنے کی تکلیف گوارا نہیں کرتے۔ اور تمہاری اس ناعاقبت اندیشی اور بد ترین خصلت کی وجہ سے ہم تمہارے وجود کو پاکستان کے مستقبل کے لئے ایک تباہ کن خطرہ سمجھتے ہیں۔

کہنے کو تو تم ہمارے بھائی ہو۔ مگر وہ تمہاری ہی خود غرضی اور مفاد طلبی تھی جس نے ذو النورین کو شہید کرایا اور ام المومنین کو شیر خدا سے لڑایا۔ اور وہ تمہاری ہی جاہ پرستی کا نتیجہ تھا جس نے کربلا کے میدان میں معصوموں کا خون بہایا۔ اور سبط رسول کو ذبح کرایا۔ ماضی کی تاریخ تمہاری کرتوتوں سے بھری پڑی ہے مسلمانوں کو اغیار کی طاقتوں سے اتنا نقصان کبھی نہیں پہنچا جتنا کہ تمہاری تفرقہ پردازی نے پہنچایا۔

لیکن اب ہم نے تمہیں اچھی طرح پہچان لیا ہے۔ چاہے تم صوبہ پرستی کا بہروپ بھر کر آؤ۔ یا مذہبی فرقوں کے چھوٹے مل کر۔ ہم تمہیں پاکستان کا سب سے بڑا دشمن سمجھتے ہیں۔ تم قوم کی خوشحالی اور ملک کی ترقی کے حریف ہو۔ ہم تمہیں بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ پاکستان ایک ملک ہے۔ اور اس میں رہنے والے ایک قوم! خواہ وہ بنگالی ہوں یا سندھی بلوچی ہوں یا پنجابی۔ سرحدی ہوں یا ملتانی اور مہاجر ہوں یا انصار۔ سنی ہوں یا شیعہ۔ احمدی ہوں یا خوجہ۔ ہندو ہوں یا عیسائی۔ مسلمان ہوں یا پارسی۔

اگر تم اب بھی صوبہ پرستی اور فرقہ واریت کو ہوا دے کر پاکستان یا پاکستانی قوم کو نقصان پہنچانے کے منصوبے بنا رہے ہو تو تمہارا انجام عبرتناک ہو گا۔

نیز یاد رکھو پاکستانیوں کی آبادکاری اور ترقی اور تعمیری منصوبوں کی تکمیل میں تاخیر کا سب سے بڑا سبب تمہارا ناپاک وجود یعنی فرقہ پرستی کی لعنت ہی ہے جسے اب پاکستان ہرگز برداشت نہیں کر سکتا۔

اس لئے ہم تمہیں مشورہ دیتے ہیں۔ کہ تم پاکستان کی قومی وحدت میں ضم ہو کر پاکستان کو مضبوط اور مستحکم بناؤ۔ ورنہ کسی صوبے یا کسی فرقہ کے نام پر اقتدار کی بھیک مانگنے والوں کو ذلت اور رسوائی کی ٹھوکروں کے سوا اور کچھ نہ ملے گا۔ تم ہمارے پاکستان میں پھوٹ ڈلوا کر اپنے فرقے یا اپنے علاقے کا بھلا کرنا چاہتے ہو۔ تو تمہاری یہ نیت تمہارے اپنے علاقے اور تمہارے اپنے فرقے کی تباہی کا پیش خیمہ ثابت ہو گی۔ اس سے

کہ پاکستان کا شاندار مستقبل ورزش کرتا ہوا آئے۔
اور تمہاری سسکتی ہوئی لاشوں کو روندتا۔ کچلتا
حال کے ایوانوں میں وحدت قومی کا جھنڈا گاڑ دے
تم خود فرقہ پرستی کی لعنت کو ٹھکرا کر اس کی پیشوائی
کے لئے آگے بڑھ جاؤ۔ بلکہ خود پاکستان کی وحدت
قومی کے علمبردار بن جاؤ۔
ہم نے تمہیں وقت سے پہلے متنبہ کر دیا ہے۔
اور بالکل صحیح مشورہ دیا ہے اب یہ تمہارے اختیار میں ہے
چاہے اپنے مستقبل کو سنوار لو یا اپنی تباہی اور رسوائی کا انتظار
کرو۔ بس۔ (اخبار رفتار زمانہ لاہور)

زلزلوں کے متعلق پیشگوئیاں

(صفحہ ۵ سے آگے)

ہیں۔ بیان فرمایا ہے:۔
اس زلزلہ کے وقت کی تعیین اس شعر میں فرمائی ہے:۔

کب یہ ہوگا یہ خدا کو علم ہے پر اس قدر
دی خبر مجھ کو کہ وہ دن ہونگے ایام بہار

ایام بہار حضرت مسیح موعودؑ نے تمام ہندوستان کے لئے الوصیت صلا پر ۱۵ جنوری سے ۱۳ مئی تک بیان فرمائے ہیں۔

خوب کھل جائیگا لوگوں پر کہ دیں کس کا ہے دیں
پاک کر دینے کا تیرتھ کعبہ ہے یا ہردوار

اس شعر میں حضورؑ نے دو اقوام کعبہ اور ہردوار کو تیرتھ ماننے والوں کی کشمکش کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ واللہ اعلم۔

اب وہ ساری نظم جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نوٹ بک سے درثمین میں نقل کی گئی ہے۔ درج کی جاتی ہے۔ جو حسب ذیل ہے:۔

یہ نشانِ زلزلہ جو ہو چکا منگل کے دن
وہ تو اک لقمہ تھا جو تم کو کھلایا ہے نہار
اک ضیافت ہے بڑی اے غافلو کچھ دن کے بعد
جس کی دیتا ہے خبر فرقاں میں رحماں بار بار
فاسقوں اور ظالموں پر وہ گھڑی دشوار ہے
جس سے قیمہ بن کے پھر قیمہ کا دیکھیں گے نگھار
خوب کھل جائیگا لوگوں پر کہ دیں کس کا ہے دیں
پاک کر دینے کا تیرتھ کعبہ ہے یا ہردوار
وحیٔ حق کے ظاہری لفظوں میں ہے وہ زلزلہ
لیک ممکن ہے کہ ہو کچھ اور ہی قسموں کی مار
کچھ ہی ہو پر وہ نہیں رکھتا زمانہ میں نظیر
فوق عادت ہے کہ سمجھائے گا وہ روز شمار
یہ جو طاعوں ملک میں ہے اس کو کچھ نسبت نہیں
اس بلا سے وہ تو ہے اک حشر کا نقش جدار
وقت ہے توبہ کرو جلدی مگر کچھ رحم ہو
سست کیوں بیٹھے ہو جیسے کوئی پیکر کو کنار
تم نہیں لوہے کے کیوں ڈرتے نہیں اس وقت سے
جس سے پڑ جائیگی اک دم میں پہاڑوں میں فغار
وہ تباہی آئیگی شہروں پہ اور دیہات پر
جس کی دنیا میں نہیں ہے مثل کوئی زینہار
ایک دم میں غمکدے ہو جائیں گے عشرت کدے
شادیاں جو کرتے تھے بیٹھیں گے ہو کر سوگوار
وہ جو تھے اونچے محل اور وہ جو تھے قصر بریں
پست ہو جائیں گے جیسے پست ہو اک جائے غار
ایک ہی گردش سے گھر ہو جائیں گے مٹی کا ڈھیر
جس قدر جانیں تلف ہوں گی نہیں ان کا شمار
پر خدا کا رحم ہے کوئی بھی اس سے ڈر نہیں
ان کو جو جھکتے ہیں اس درگہ پہ ہو کر خاکسار
یہ خوشی کی بات ہے سب کام اس کے ہاتھ ہے
وہ جو ہے دھیما غضب میں اور ہے آمرزگار
کب یہ ہوگا یہ خدا کو علم ہے پر اس قدر
دی خبر مجھ کو کہ وہ دن ہوں گے ایام بہار
پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی
یہ خدا کی وحی ہے اب سوچ لو اے ہوشیار

ریویو آف ریلیجنز انگریزی

مشرقی پاکستان سے ایک مکتوب

ریویو آف ریلیجنز انگریزی دسمبر ۱۹۵۱ء سے دوبارہ شائع ہونا شروع ہوگیا ہے۔ پاکستان و بھارت اور بیرونی ممالک سے بہت سے خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ احباب جماعت بہت بیتابی سے رسالہ کے منتظر تھے۔ اور رسالہ کا اعلان ہوتے ہی فوراً خریداری قبول فرمائی ہے۔ ان بہت سے خطوط میں سے ایک خط جو مشرقی پاکستان کے ایک مخلص دوست کی طرف سے موصول ہوا ہے۔ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ ایم علی انور صاحب انسپکٹر سول سپلائیز جمال پور ضلع میمن سنگھ مشرقی بنگال سے رقمطراز ہیں:۔ "معروض خدمت ہے۔ کہ آج عاجز کو الفضل سے معلوم ہوا۔ کہ ریویو انگریزی دسمبر ۱۹۵۱ء سے جاری ہوگیا ہے۔ اور سالانہ چندہ برائے خریداری پاکستان میں -/۱۰ روپیہ اور غیر ممالک میں -/۱۱ روپیہ ہے۔

(۱) یہ عاجز پہلے سے خریدار رہے۔ اور میں بیتاب رہتا تھا۔ کہ کب رسالہ پھر جاری ہو۔ کئی دفعہ چاہا۔ کہ حضرت اقدس کی خدمت بابرکت میں لکھوں واقعی ہمارے لئے ماتم کے دن اور بڑی مصیبت تھی۔ جب رسالہ بند رہا۔ الحمد للہ پھر جاری ہوگیا۔ پس درخواست ہے۔ کہ اس عاجز کو خریداروں میں شامل فرما کر دسمبر ۱۹۵۱ء سے شائع شدہ تمام نمبروں کو اکٹھی بذریعہ ڈاک وی۔ پی ارسال فرمائیں۔

(۲) اس عاجز کی طرف سے ایک خریدار بیرون ہندوپاک کیلئے رسالانہ -/۱۱ روپے کا وعدہ ہے۔ جو میں انشاء اللہ آپ کو دو یا تین قسطوں میں بذریعہ منی آرڈر بھیج دوں گا۔ اپریل ۱۹۵۲ء میں ہی انشاء اللہ قسط اول ارسال خدمت ہوگی۔ باللہ التوفیق۔"

احباب جماعت سے جہاں اخلاص کا اعلیٰ نمونہ دکھلانے کی توقع کی جاتی ہے۔ وہاں درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ رسالہ کو غیروں میں بھی مقبول بنانے کے سامان مہیا فرمائے۔ اور نئے خریدار بنانے والے احباب کیلئے دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم عطا فرمائے (منیجر ریویو آف ریلیجنز ربوہ)

درخواست دعا

میری بیٹی ایک ماہ سے قریباً گنگا رام ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ خفیف سا افاقہ ہے۔ احباب میری بچی کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (محمد صدیق از الفضل لاہور)

ہمارے مشتہرین سے استفسار کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیں!

سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت ہی سخت تاکیدی فرمان مہدی کے ظہور کی خبر سنتے ہی تم پر فرض ہے۔ کہ اس کی بیعت میں داخل ہو جاؤ خواہ برف پر گھٹنوں کے بل چلنا پڑے۔ (مسلم)

یہ نہایت ہی سخت تاکیدی حکم ہے۔ احمدی جماعت کا فرض ہے کہ وہ غفلت میں پڑی ہوئی دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پہنچا دے۔ اس کی آسان راہ یہ ہے کہ آپ اپنے علاقہ کے تعلیم یافتہ لوگوں کے اور لائبریریوں کے پتے روانہ فرمائیے۔ ہم یہاں سے اُن کو مناسب لٹریچر روانہ کر دیں گے۔

عبداللہ الٰہ دین سکندر آباد۔ دکن

کوریا میں جراثیمی جنگ کا مرتکب کون ہے؟

لنڈن ۲۶ مارچ۔ پیکنگ کی اطلاعات مظہر ہیں کہ شمالی کوریا اور منچوریا میں شدید وبائی امراض پھیل رہی ہیں۔ وہاں کے باشندوں کو طاعون سے بچنے کے ٹیکے لگائے جا رہے ہیں۔ ریل کے ذریعہ سفر کرنے والوں کی طرف خاص توجہ مبذول کی جا رہی ہے اور غیر ملکی سفارتی عہدیداروں کو بھی ٹیکے لگوانے کے لئے کہا جا رہا ہے۔

روسی اور چینی پروپیگنڈے کی رو سے امریکہ "جراثیمی جنگ" کا ذمہ دار ہے لیکن اس کے برعکس ٹوکیو سے اقوام متحدہ کے نشریہ میں بتایا گیا ہے کہ اشتراکی عوام کو دھوکہ دینے کے لئے سفید جھوٹ بولنے اور غلط پروپیگنڈا کرنے سے بھی نہیں چوکتے اور اس طرح خود غیر قانونی اقدامات کرنے کا جواز پیدا کرتے ہیں۔

"مانچسٹر گارڈین" کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ بڑی مکاری کے ساتھ روسی عوام کو امریکہ کے خلاف زبردست پراپیگنڈا کر کے ابھارا جا رہا ہے۔

"ڈیلی میل" کے اداریے میں لکھا گیا ہے کہ صرف بیوقوف اور عقل سے عاری لوگ یہ تسلیم کر سکتے ہیں کہ امریکی کوریا میں امراض کے جراثیم پھینک رہے ہیں۔ کیمونسٹ لیڈر خود ان الزامات پر یقین نہیں رکھتے یہ ایک ایسا پروپیگنڈا ہے جس کا درست ہونا ضروری نہیں (اسٹار)

ویٹ منہ فوج کے ۲۳ ہزار سے زیادہ آدمی ہلاک یا گرفتار کئے گئے

سیگاؤں ۲۶ مارچ۔ فرانسیسی ہائی کمان نے دعویٰ کیا ہے کہ گذشتہ دسمبر کی پہلی تاریخ کے بعد سے فرانسیسی فوج نے ہند چینی کے ویٹ منہ کے ۲۳ ہزار سے زیادہ آدمی ہلاک یا گرفتار کئے گئے

اعداد و شمار کے مطابق ۲۴ مارچ تک ۱۶۵۹۴ ہلاک کئے گئے ۷۰۰۰ گرفتار کئے گئے۔ ایک فرانسیسی اعلان کے مطابق دریائے سرخ کے ڈیلٹا میں فرانسیسی فوجوں نے کمیونسٹوں کے صفایا کی جو مہم چند ہفتے قبل شروع کی تھی اب تکمیل کے قریب ہے۔ اعلان میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس مہم کے دوران میں ویٹ منہ کی فوجوں کو شدید جانی اور مالی نقصان پہنچایا گیا۔

مارشل لاء کی میعاد میں اضافہ کر دیا

قاہرہ ۲۶ مارچ۔ حکومت مصر نے مارشل لاء کی مدت میں تا حکم ثانی اضافہ کر دیا ہے۔ مارشل لاء ۲۶ جنوری کو نافذ کیا گیا تھا اور ۲۶ مارچ تک نافذ کئے رکھنے کے لئے پارلیمنٹ سے اجازت حاصل کی تھی

مصر کے پروپیگنڈا افسر نے بتایا ہے کہ انتخابات کی مہم کے دوران میں مارشل لاء میں نرمی کر دی جائے گی۔ متوقع ہے کہ پانچ آدمیوں کے ایک جگہ اکٹھے ہونے، تقریروں اور اخباری سنسر کی پابندیاں ختم کر دی جائیں گی۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ مارشل لاء پولنگ کے دن بھی نافذ رہے گا یا نہیں۔

لبنان کے ترقیاتی منصوبے

بیروت ۲۶ مارچ۔ مشرق وسطیٰ میں امریکہ کے فنی ناظم مسٹر ایڈون لوک لبنان میں ۵۰۰,۰۰۰ ڈالر کے ترقیاتی منصوبوں کے پلان لے کر واشنگٹن روانہ ہو گئے ہیں۔ امید ہے ان کے لئے امریکی چار نکاتی پروگرام کے ماتحت سرمایہ منظور ہو جائے گا۔

مسٹر لوک نے اس سکیم سے متعلق مقامی حکام سے بات چیت کی ہے۔ لیکن منظوری دینے سے پیشتر امریکی ماہرین بھی اس کا مطالعہ کریں گے۔ (اسٹار)

یہودی مملکت اسرائیل کی زبوں حالی

مصائب۔ بلیک مارکیٹ۔ اور سیاسی مناقشات

نیویارک ۲۷ مارچ "نیویارک ہیرالڈ ٹریبیون" کا نامہ نگار مسٹر ڈے سٹیل رقمطراز ہے۔ کہ اسرائیل قلتوں کا ملک ہے۔ یہاں راشن بندی اور بلیک مارکیٹ کی سرگرمیاں زوروں پر ہیں۔ نامہ نگار مذکور کے مضامین سے نیویارک کے صیہونی بہت چیں بجبیں ہو رہے ہیں

نامہ نگار موصوف نے مزید لکھا کہ اسرائیل میں متذکرہ مصائب کی وجہ سے پیدا شدہ مشکلات تباہ کن ثابت ہو رہی ہیں سامان خوراک بہت خراب ہے اور راشن حاصل کرنے والوں کی قطاریں گذشتہ سال سے طویل تر اور معیار زندگی پست ہو چکا ہے سٹیل نے اپنے مراسلہ میں مزید بتایا ہے کہ یہودیوں میں نظم و ضبط کا نام بھی نہیں ہے (اسٹار)

برطانیہ کی بمبار طاقت میں اضافہ

لندن ۲۶ مارچ۔ ایر چیف مارشل سر ہیو پی لائیڈ افسر اعلیٰ بمبار کمانڈر نے لندن میں بمبار طیاروں کی ایک نمائش کا افتتاح کرتے ہوئے طیاروں کی ترقی کی وضاحت کی۔ آپ نے بتایا کہ ۱۹۱۷ء میں ایک جرمن طیارہ شمالی فرانس سے دس ہزار فٹ کی بلندی پر پرواز کر کے ۹۰ منٹ میں لندن پہنچا اور چھ بم گرائے۔

لیکن اب ایک جیٹ طیارہ یہی فاصلہ ۴۰ ہزار فٹ کی بلندی پر پرواز کر کے چھ منٹ میں طے کر سکتا ہے اور ۲۰ ہزار ٹن کے برابر بم پھینک سکتا ہے۔ (اسٹار)

عراق سالانہ ۳۰ لاکھ ٹن تیل فروخت کریگا

بغداد ۲۶ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ عراق سالانہ ۳۰ لاکھ ٹن خام تیل فروخت کرنے کا کام جلد ہی شروع کر دے گا۔ عراق کو عراقی پٹرولیم کمپنی کے ساتھ نئے معاہدوں کے تحت تیل کی متذکرہ مقدار بھی ملا کرے گی ان معاہدوں کی رو سے حکومت عراق کرکوک، موصل اور بصرہ میں کام کرنے والی تینوں تیل کی کمپنیوں سے کل پیدا شدہ خام تیل میں سے ۱۲½ فیصد خود لے لیا کرے گی۔ جو ملک عراق سے خام تیل خریدنے کے خواہشمند ہیں۔ ان میں برطانیہ فرانس اور مغربی جرمنی شامل ہیں۔ (اسٹار)

مصر کے آئندہ انتخابات

قاہرہ ۲۶ مارچ آئندہ انتخابات میں مصری عوام کی رائے کا زیادہ خیال رکھنے کی غرض سے انتخابی قوانین میں جن ترمیمات کے متعلق غور کیا جا رہا ہے۔ ان میں لازمی ووٹ ڈالنے کی سکیم بھی شامل ہے۔

سنہ ۱۹۵۰ء میں وفد پارٹی سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ۷۰ فیصد ووٹوں سے برسر اقتدار آئی تھی۔ لیکن خیال ہے کہ اس قدر رائے دہندگان نے ووٹ نہیں ڈالے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ اگر ہلالی پاشا کو نئی پارٹی مرتب کرنے کا وقت نہ ملا۔ تو انہیں یقین ہے کہ وفد پارٹی کے مخالفین ان کے ساتھ تعاون کرینگے نیز اخوان المسلمین بھی انتخابات میں حصہ لیں گے کیونکہ ملک میں انہیں بہت مقبولیت حاصل ہے۔ (اسٹار)

اسرائیل کو برطانیہ سے قرضہ نہ مل سکا

لندن ۲۶ مارچ۔ "اسرائیل" کے وزیر خارجہ مسٹر شیرٹ کل یہاں سے اٹلی اور تل ابیب کے راستے اسرائیل واپس روانہ ہو گئے، معلوم ہوا ہے کہ انہیں برطانیہ کی طرف سے مالی امداد حاصل کرنے میں کامیابی نہیں ہو سکی۔ اسرائیلی وزیر خزانہ ڈیوڈ ہورووٹز برطانی محکمہ مالیات سے مزید بات چیت کرنے کے لئے ابھی یہیں موجود ہیں۔ گذشتہ پانچ ماہ سے اسرائیلی برطانیہ سے دو کروڑ پونڈ قرضہ حاصل کرنے کی ناکام کوششیں کر رہے ہیں۔ لیکن برطانیہ کی اقتصادی پوزیشن آج بھی پہلے سے بہتر نہیں۔ نیز اسرائیلیوں کے سٹرلنگ فاضلات ختم ہو چکے ہیں اور برطانیہ کے ساتھ ان کی تجارت خسارے میں ہے۔ (اسٹار)

سیلون میں شکر سازی کا کارخانہ

کولمبو ۲۶ مارچ۔ حکومت سیلون نے گیرسٹیل میں شکر کا ایک کارخانہ تعمیر کرنے کی اجازت دی ہے۔ یہ جگہ ان اراضیات کے درمیان ہے جن میں ... ایکڑ گنے کی کاشت کی جائیگی۔ اس سکیم پر ڈیڑھ کروڑ روپیہ کی لاگت آئیگی۔ سیلون میں سالانہ ...۱۲۰ ٹن شکر استعمال ہوتی ہے۔ لیکن مجوزہ کارخانے میں سالانہ پندرہ ہزار ٹن شکر تیار ہوگی۔